REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

جلد ۴۹/۱۴ | ۲۸ تبلیغ ۱۳۳۹ ہش | ۲۸ فروری سنہ ۱۹۶۰ء | نمبر ۴۷

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۲۷ فروری بوقت پونے گیارہ بجے دن

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ رات نیند اچھی آ گئی۔ اس وقت کچھ ضعف کی شکایت ہے

احباب جماعت التزام کے ساتھ حضور کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعاؤں میں لگے رہیں۔

خاکسار (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

## پاکستانی انجینئروں اور فنی ماہروں کی تربیت کے لئے بیس ۲۰ لاکھ ڈالر

### متبادل نہری تعمیرات میں مدد دینے کے لئے اقوام متحدہ کے خاص فنڈ کا پروگرام

کراچی ۲۷ فروری۔ اقوام متحدہ کے خاص فنڈ کے مینجنگ ڈائرکٹر مسٹر پال ہافمن نے بتایا ہے کہ پاکستان میں متبادل نہری تعمیرات کے سلسلہ میں انجینئروں اور فنی ماہروں کی جو ضرورت پڑے گی۔ اس سے عہدہ برآ ہونے میں مدد دینے کے لئے بیس لاکھ ڈالر کے ایک منصوبے پر غور کیا جا رہا ہے۔ جس کے تحت پاکستانی انجینئروں اور ٹیکنیشنز کو تربیت دی جائے گی۔

مسٹر پال ہافمن نے یہ بات کل کراچی میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ اس موقعہ پر اقوام متحدہ کے ٹیکنیکل بورڈ (یو۔ این۔ ٹی۔ اے۔ بی) کے چیئرمین مسٹر ڈیوڈ اوون بھی موجود تھے۔ مسٹر ہافمن نے کہا کہ مذکورہ منصوبہ پاکستان کے لئے فنڈ کے ان دو منصوبوں میں سے ایک ہے جن پر سرگرمی سے عمل کیا جا رہا ہے۔ اس کا مقصد گریجوایٹ اور ڈپلوما انجینئروں کی تربیت کا انتظام کرنا اور پاکستان کے چار انجینئرنگ کالجوں اور سات ٹیکنیکل سکولوں میں توسیع کرنا ہے۔ آپ نے کہا کہ پاکستان اور بھارت میں نہری پانی کے متوقع سمجھوتے کے تحت جو متبادل تعمیرات ہوں گی۔ ان کے سلسلہ میں یہ منصوبہ بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ آپ نے کہا کہ اس منصوبے پر مجموعی طور پر بیس لاکھ ڈالر خرچ آئے گا۔ جس میں سے تین چوتھائی رقم فنڈ ادا کرے گا۔ باقی پانچ لاکھ ڈالر کا انتظام پاکستان کو کرنا ہوگا۔

دوسرے منصوبے کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر ہافمن نے بتایا کہ یہ منصوبہ مشرقی پاکستان کے لئے ہے۔ اور اس کے تحت اس صوبے میں تعمیر مینجمنٹ سنٹر قائم کئے جائیں گے۔ اس منصوبے پر بیس لاکھ ڈالر خرچ ہوں گے۔ جن میں سے ۱۲ لاکھ ڈالر خاص فنڈ مہیا کرے گا اس سے قبل مسٹر ڈیوڈ اوون نے بتایا کہ گزشتہ دس برس میں اقوام متحدہ کے ٹیکنیکل امداد کے بورڈ نے دنیا بھر کے ملکوں کو دس ہزار سے زائد ماہرین کی خدمات مہیا کی ہیں۔ اور تقریباً چودہ ہزار تعلیمی وظائف دیئے ہیں۔

## امریکہ میں کار خیر کے مقاصد کیلئے ۸ ارب ڈالر چندے کی فراہمی

### اس میں سے نصف رقم مذہبی مقاصد کی تکمیل پر خرچ کی جائیگی

نیویارک ۲۷ فروری۔ امریکہ کی چندہ جمع کرنے والی انجمن نے جو ایک غیر سرکاری تنظیم ہے اطلاع دی ہے کہ ۱۹۵۹ء میں امریکیوں نے کار خیر کے مقاصد کے لئے ۷ ارب ۸۰ کروڑ ڈالر بطور چندہ جمع کئے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ۱۹۵۹ء کی رقم ۱۹۵۸ء کی نسبت ۷ کروڑ ڈالر زیادہ ہے ۱۹۵۹ء کی مجموعی رقم میں ۷۸ فیصد یعنی ۶ ارب دس کروڑ ڈالر مخیر افراد کی طرف سے نجی طور پر دیئے گئے۔ اس کے بالمقابل کارپوریشنوں نے ۵۲ کروڑ ۹۰ لاکھ ڈالر دیئے۔ تخمینہ لگایا گیا ہے کہ اس رقم میں سے نصف رقم مذہبی مقاصد کے لئے ۱۵ فیصد تعلیم ۱۲ فیصد صحت اور باقی دیگر نوعیت کے خیراتی کاموں کے لئے دی گئی۔ امریکہ میں ۱۱ ہزار مخیر کارپوریشنیں ہیں۔

## ہفتہ تعلیم و تلقین کا پروگرام

مورخہ ۲۸ فروری۔ بروز اتوار پونے سات بجے شام الجمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ کے اجلاس میں محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل پروفیسر جامعہ احمدیہ "مذہب کی افادی حیثیت" کے موضوع پر خطاب فرمائیں گے۔ احباب سے شمولیت کی درخواست ہے۔

(نائب الامین جامعہ احمدیہ ربوہ)

## مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا ماہانہ اجلاس

آج مورخہ ۲۷ فروری ۱۹۶۰ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں قیادت ربوہ کا ماہانہ اجلاس ہوگا۔ تمام خدام سے بروقت شمولیت کی درخواست ہے۔ — قائد خدام الاحمدیہ ربوہ

## برازیل میں دو طیاروں کے تصادم سے ۶۶ مسافر ہلاک

ریو ڈی جنیرو ۲۷ فروری۔ برازیل میں دو طیاروں کے تصادم سے ۶۶ مسافر ہلاک ہو گئے ہیں ایک امریکی جہاز میں کچھ ایسے مسافر بھی سوار تھے جو صدر آئزن ہاور کے اعزاز میں دی جانے والی ایک دعوت میں بینڈ بجانے جا رہے تھے صدر آئزن ہاور اور برازیل کے صدر کوبیٹشیک نے کل ایک مشترکہ بیان میں اس حادثہ پر انتہائی رنج و اندوہ کا اظہار کیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ کل دونوں طیارے ہوائی اڈہ کے قریب ہی اترتے ہوئے ٹکرا کر خلیج گوانابارا میں گر گئے تھے۔ دونوں صدروں کو اس حادثہ کی اطلاع اس وقت ملی۔ جب وہ ریو ڈی جنیرو واپس آنے کے لئے تیار ہو رہے تھے۔



ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ — مورخہ ۲۴ر فروری ۱۹۶۰ء

# صدرِ مملکت کا پیغام

صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے اپنے "پیغام" میں بہت سے بنیادی مسائل پر نہایت ضروری باتیں فرمائیں۔ ان میں سے چند ہم یہاں درج کرتے ہیں۔ جن کو نگاہ رکھنا ترقی یافتہ اقوام کا خاص وصف شمار ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ:۔

> عوام کی طرح قانون بھی مقتدر اعلےٰ ہے اور کوئی شخص بھی قانون سے بالاتر نہیں ہونا چاہیئے۔

یہ ایک نہایت پائدار بات ہے اور کسی ملک کا امن اس بات پر منحصر ہے کہ آیا اس کے رہنے والے ملکی قانون کی پابندی کرتے ہیں یا نہیں۔ جن اقوام نے اس حقیقت کو پا لیا ہے وہ نہایت پرامن فضا میں اپنے اشغال جاری رکھتی ہیں اور ہر کام میں دن دونی اور رات چوگنی ترقی کرتی رہتی ہیں۔ جہاں عوام میں پابندی قانون کی صلاحیت کم ہوتی ہے اور عوام کے بعض طبقے قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ وہاں ترقی کے تمام منصوبے فیل ہو جاتے ہیں۔ اس ضمن میں برطانیہ اور امریکہ کی مثالیں ہمارے سامنے ہیں۔ خاصکر برطانیہ کو دیکھئے کہ اس کے دستور میں بہت سی ایسی چیزیں ہیں کہ بادی النظر میں آجکل کے لحاظ سے غیر جمہوری معلوم ہوتی ہیں۔ اس کی سب سے بیّن مثال شاہی خاندان کی موجودگی ہے۔ صرف برطانیہ ہی آج کل کی دنیا میں ایک ایسا ملک ہے جہاں شاہی خاندان کی توقیر قائم ہے۔ عوامی نقطۂ نظر سے یہ ایک بے محل چیز ہے۔ لیکن برطانیہ کے عوام جو جمہوری نشہ سے سرشار ہیں آئین کی پابندی کی وجہ سے اس کو خوش دلی سے برداشت کرتے ہیں اور وہ اس لئے کہ ان کو یقین کامل ہے کہ شاہی خاندان اپنے حقوق سے تجاوز نہیں کرے گا۔ اور ان باتوں میں دخیل نہیں ہوگا۔ جو عوام نے اپنے اختیار میں لے لی ہوئی ہیں۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ برطانوی قوم آئین پسندی میں کامل ہے تاہم یہ حقیقت ہے کہ آج دنیا میں اس قوم سے بڑھ کر کوئی دوسری قوم آئین پسند نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہاں بہت سی ایسی تبدیلیاں بھی نہایت امن سے ہو جاتی ہیں۔ جو دوسرے مغربی ممالک میں بھی زلزلہ لے آتی ہیں۔

آئین پسندی کے تعلق میں تقریباً یہی حال امریکہ کا بھی ہے۔ وہاں بھی جو کچھ ہوتا ہے آئین کے پردے میں ہوتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بعض قوانین بعض طبقوں کی منشاء کے مطابق بنائے جاتے ہیں اور دوسرے طبقوں کے لئے وہ ضرر رساں ہوتے ہیں تاہم ایسے قوانین کو بھی بغیر آئینی طریقوں کے تبدیل نہیں کیا جاتا۔ اس طریق سے اگرچہ کچھ نقصان بھی ہوتا ہے۔ لیکن امن کے قیام کا جو فائدہ ہے۔ وہ اس نقصان سے بڑھ کر ہے۔ یہی وجہ ہے یہ ممالک دوسروں کی نسبت زیادہ ترقی یافتہ ہیں۔

دوسری بات جو صدر مملکت نے فرمائی ہے وہ حسب ذیل ہے۔

> "اپنے حقوق کی بات کرتے وقت ہمیں اپنی ذمہ داریاں اور فرائض بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ درحقیقت میں فرائض کو حقوق سے بالاتر سمجھتا ہوں کیونکہ جب تک افراد ملک و قوم کے متعلق اپنی ذمہ داریوں کو پورا نہیں کرتے انہیں یہ توقع بھی نہیں رکھنا چاہیئے کہ ان کے حقوق کا احترام اور حفاظت کی جائے گی۔ مختصر الفاظ میں یہ ذمہ داریاں یوں بیان کی جا سکتی ہیں۔ حب وطن۔ اتحاد دیانتداری۔ وقار۔ عزت نفس اور انتھک۔ بلا جھجک تعمیری کام۔ اگر ہم ایک ایسا رویہ اختیار کر لیں جو اچھا نہ ہو اور ہم ذاتی اور گروہی مفاد پر قومی مفاد کو ترجیح دیں۔ تو ہماری فکر ہمارا قول و عمل سب سدھر جائیں گے"

یہ بات بھی ایسی ہے جو اقوام کی تعمیر میں نہایت اہم اور بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ ایک جمہوری حکومت دراصل عوام ہی کی حکومت ہوتی ہے اور ظاہر ہے کہ جس طرح کی ذہنیت عوام کی ہوگی حکومت بھی اس کے مطابق ہی ہوگی۔ اگر عوام اپنے فرائض سے کوتاہی کرنے والے ہیں تو انہیں ہرگز یہ توقع نہیں رکھنی چاہیئے کہ جن لوگوں کو انہوں نے چنا ہے وہ اپنے فرائض دیانتداری سے ادا کریں گے۔ کیونکہ عوام کے نمائندے بھی اسی ذہنیت کے پروردہ ہوتے ہیں۔ جس ذہنیت کی نشوونما عوام میں ہوتی ہے۔

صدر مملکت نے چند موٹی موٹی باتوں کی طرف توجہ دلائی ہے اور وہ حب الوطن اتحاد۔ دیانتداری۔ وقار۔ عزت نفس اور انتھک بلا جھجک تعمیری کام ہیں۔ ان میں سے ہر ایک چیز لابدی ہے۔ کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی جب تک وہ اپنی ان ذمہ داریوں کو نہ سمجھتی ہو اور ان پر عامل نہ ہو۔ حب وطن ان میں سے سب سے اول اور بنیادی ذمہ داری ہے۔ حب وطن کوئی خیالی یا شاعرانہ بات نہیں ہے بلکہ یہ ایک حقیقت ہے جس پر ایک ملک کے رہنے والے کی تمام تگ و دو کا انحصار ہونا چاہیئے۔ اگر ہم میں حب الوطنی کا صحیح جذبہ موجود ہو تو بہت سی برائیاں جو ہوس زر اور مفاد پرستی سے تعلق رکھتی ہیں ہم سے دور ہو سکتی ہیں۔ حب وطن کے یہ معنی نہیں کہ ہم بدنیتی سے اپنے ملک کو فائدہ پہنچائیں بلکہ اس کے یہ معنی ہیں کہ جہاں ہماری انفرادی اور ذاتی اغراض ملکی اور اجتماعی اغراض سے ٹکرائیں تو ہم ملکی اور اجتماعی اغراض کو ترجیح دیں اور جہاں وطن کے وقار اور عزت کا سوال ہو وہاں قربانی سے دریغ نہ کریں حب وطن کا تقاضا یہ ہونا چاہیئے کہ ہمارا کردار نہایت بلند ہو اور پاکستانی کہلانا ہمارے لئے موجب فخر ہو نہ کہ موجب رسوائی اگر ایک پاکستانی دوسرے ملک میں جائے تو محض پاکستانی ہونے کی وجہ سے اسکو امتیاز حاصل ہو۔

اسی طرح مختلف طبقوں کا خواہ ان کی بنیاد معاشرتی تفریق پر ہو مذہبی عقائد پر ملکی مفاد و اغراض کی حد تک باہم اتحاد نہایت ضروری امر ہے۔ دیانتداری وقار عزت نفس اور ملک کے تعمیری کاموں میں دلچسپی لینا بھی ایسی اہم باتیں ہیں جو ہر ترقی یافتہ قوم کی ذمہ داریوں میں داخل ہیں۔

. . . . . . . . . . . .

. . . . . . . . . . . .

. . . . . . . . . . . .

. . . . . . . . . . . .

تیسری بات جو صدر نے کہی ہے وہ پاکستان کے آئندہ آئین کے متعلق ہے۔ ہم یہاں پیغام کا تمام حصہ جو اسکے متعلق ہے درج کرتے ہیں۔ فھو ھذا!

> "آپ کے اعتماد کے مطابق میں بہت جلد ممتاز ماہرین پر مشتمل ایک آئینی کمیشن مقرر کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں جو حتی الامکان زیادہ سے زیادہ لوگوں میں صلاح مشورہ کر کے امکانی عجلت کے ساتھ اپنی سفارشات پیش کر دے گا۔ ہمیں ایک ایسے آئین کی ضرورت ہے۔ جو جمہوری ہو۔ عام فہم ہو۔ قابل عمل ہو۔ جس کے مطابق عمل کرنے پر زیادہ اخراجات نہ آئیں اور پھر سب سے اہم یہ کہ یہ آئین ایسا ہو جو ہمیں اچھے مسلمانوں کی طرح زندگی گذارنے کے لائق بنا سکے۔
>
> امور مملکت میں اسلامی پرتو پیدا کرنے کا کام بڑی نازک اور وقت طلب خواہش ہے لیکن میں اپنی تمام صلاحیتوں اور ذہنی دیانتداری کے ساتھ یہ کام سرانجام دینے کی کوشش کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ میری سمجھ میں روحانی عقیدہ کا مطلب صرف نہ بدلنے والے اصول ہی نہیں بلکہ زندگی کے جوہر کا جامع علمی شعور بھی ہے جو انسان کے حادث ہونے کے برعکس اس دنیا اور عاقبت دونوں میں جاری وساری ہے۔ مذہب کا مقصد زندگی کو اجالنا اور مالا مال کرنا ہے اور آدمی کے وجود کی غایت یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو اس زندگی کا اہل ثابت کرے آج کی تیز رفتار دنیا میں جبکہ انسان کا ذہنی افق ہمہ وقت وسیع تر ہوتا جا رہا ہے اور اس کے علم کی مشعل خلا کی پنہائیوں کو روشن کرتی چلی جا رہی ہے۔ ہماری اسلامی فہم کو بھی آگے ہی بڑھنا چاہیئے۔ پیچھے نہیں ہٹنا چاہیئے۔ آیئے قدم بڑھایئے اور دیکھیے کہ ہم عاجز انسان خدا کے اس عظیم دین کی کس حد تک خدمت کر سکتے ہیں۔
>
> واقعہ یہ ہے کہ گزشتہ چند ماہ میں پاکستان میں اصلاح و اصلاح کے سلسلہ میں جو چند اقدامات کئے گئے ہیں وہ ابھی نفاذ کے مرحلہ میں ہیں تاہم ان اصلاحات کے نفاذ نے ملک میں ایسے آئین کی راہ ہموار کر دی ہے جس کا میں نے پہلے ذکر کیا ہے تاہم اگر آئینی کمیشن نے زیادہ بہتر اور زیادہ قابل عمل تصورات پیش کئے تو مجھے اپنے خیالات تبدیل کرنے میں کوئی جھجک نہیں ہوگی۔ میں تو صرف یہ چاہتا ہوں کہ ایک ایسا آئین بنایا جائے جس کے تحت ہم متحد اور آزاد رہ سکیں آگے قدم بڑھا سکیں۔ ملا قتور بنیں اور اپنے عقیدہ پر راسخ رہ سکیں
>
> میری آپ سے گزارش ہے کہ آئین کے معاملات پر غور کرتے وقت آپ روحانی عقائد میں نہ الجھیں اور یہ نہ دیکھیں کہ دوسرے ملکوں میں کیا ہو رہا ہے۔ دوسرے ملکوں کی مثالیں رہنمائی کے لئے تو اچھی ہوتی ہیں لیکن ان پر آنکھیں بند کر کے عمل کرنا اور اپنے مخصوص حالات سے چشم پوشی کرنا ماضی میں ہمیں تباہی کے کنارے پر پہنچا چکا ہے اور آئندہ بھی ایسا کرنا خودکشی کے مترادف ہوگا۔ لہذا آئینی کمیشن کو اپنی سفارشات اور تجاویز پیش کرتے وقت آپ پاکستان کے

باقی صہ پر

## احمدی مردوں اور عورتوں کیلئے

# سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قیمتی اور زرّیں نصائح

تقریر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس بر موقع جلسہ سالانہ

(۴)

### تواضع اور تکبّر

تواضع اور تکبّر کا نتیجہ ایک نہیں ہوتا تواضع اور خاکساری اختیار کرنے والے کو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں عزت دیتا ہے اور متکبر ذلیل ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ سے پہلے جب آپ کو ایک سنّی باصرار مولوی محمد حسین بٹالوی سے ایک اختلافی مسئلہ پر بحث کرنے کے لئے لے گئے اور آپ نے ان کی تقریر سُنی تو شکست کے خیال کو بالائے طاق رکھتے ہوئے آپ نے محض للّٰہ یہ کہتے ہوئے کہ ان کی تقریر میں کوئی ایسی زیادتی نہیں جو قابل اعتراض ہو بحث سے اجتناب کیا اور اللہ تعالیٰ کو آپ کا یہ فعل ایسا پسند آیا کہ اسی رات آپ پر یہ الہام نازل کیا

”تیرا خدا تیرے اس فعل سے
راضی ہُوا اور وہ تجھے برکت دیگا
یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں
سے برکت ڈھونڈھیں گے۔“

(روحانی خزائن جلد ۱ حاشیہ صـ۶۲۰)

اور جب آپؑ نے مسیح موعودؑ ہونے کا دعویٰ کیا تو اس مولوی محمد حسین بٹالوی نے ازراہ تکبّر یہ لکھا کہ اس کے رسالہ اشاعۃ السنۃ کا ”یہ فرض اور اس کے ذمہ یہ قرض تھا کہ اس نے جیسا اس کو دعاوی قدیمہ کی نظر سے آسمان پر چڑھایا تھا ویسا ہی ان دعاوی جدیدہ کی نظر سے اس کو زمین پر گرا دے اور تلافی مافات عمل میں لاوے“

(اشاعۃ السنۃ جلد ۱۳ نمبر ۱ صـ۴)

لیکن اس کے تکبر کا نتیجہ یہ ہُوا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی نسبت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً فرمایا

”انی مھین من اراد اھانتک“

کہ جو تیری اہانت کے لئے کوشش کر رہا ہے میں اس کو ذلیل کروں گا۔ دیکھو حضرت مسیح موعود علیہ السلام جنہوں نے محض للّٰہ خاکساری کا مظاہرہ کیا تھا انہیں اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا میں عزت کے ساتھ شہرت دی گویا آپ کو آسمان پر بٹھا دیا۔ لیکن مولوی محمد حسین بٹالوی جس نے تکبر کیا تھا اُسے اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ایسا ذلیل کیا گویا اسے تحت الثریٰ میں پہنچا دیا اور آج اس کا دنیا میں کوئی نام لیوا نہیں۔

### بدظنّی سے بچو

اسی طرح ایک بھائی کو دوسرے بھائی سے متنفر کرنے والی چیز بدظنّی ہے جس کی وجہ سے وہ اپنے بھائی کی ہمدردی کرنے سے محروم ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے یا ایھا الذین اٰمنوا اجتنبُوا کثیرا من الظنّ ان بعض الظنّ اثم۔ یعنی اے مومنو ہم تمہیں بے جا بدظنی ہی سے نہیں روکتے بلکہ محض ظن کرنے سے روکتے ہیں۔ کیونکہ بعض دفعہ ظن باعث گناہ ہو جاتا ہے اس لئے تم اپنے بھائیوں کے متعلق ظنی بات کو کبھی اپنے دل میں جگہ نہ دو اور یہ ایک ایسا گناہ ہے کہ جس کے نتیجہ میں تمہیں تجسّس یعنی اپنے بھائی کے عیب تلاش کرنے اور پھر غیبت یعنی چغلی کھانے کے گناہ کا ارتکاب کرنا پڑتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”انسان دوسرے شخص کے دل کی بات معلوم نہیں کر سکتا۔ نہ اس کے قلب کے مخفی گوشوں تک اس کی نظر پہنچ سکتی ہے۔ اس لئے دوسرے شخص کی نسبت جلدی سے کوئی رائے نہ لگا بلکہ صبر سے انتظار کرے۔ ایک شخص کا ذکر ہے کہ اس نے خدا تعالیٰ سے عہد کیا کہ میں سب کو اپنے سے بہتر سمجھوں گا اور کسی کو اپنے سے کمتر خیال نہیں کروں گا۔ اپنے محبوب کو راضی کرنے کے لئے انسان ایسی تجویزیں سوچتے رہتے ہیں۔ ایک دن اس نے ایک دریا کے پل کے پاس جہاں سے بہت آدمی گذر رہے تھے ایک شخص بیٹھا ہوا دیکھا اور اس کے پہلو میں ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی۔ ایک بوتل اس شخص کے ہاتھ میں تھی آپ پیتا تھا اور اس عورت کو بھی پلاتا تھا۔ اس نے اس پر بدظنی کی۔ اور خیال کیا کہ میں اس بے حیا سے تو ضرور بہتر ہوں۔ اتنے میں ایک کشتی آئی۔ معہ سواریوں کے ڈوب گئی۔ وہی شخص جو عورت کے پاس بیٹھا تھا دریا میں سے سوائے ایک کے سب کو نکال لایا۔ اور اس بدظن سے کہا تو مجھ پر بدظنی کرتا تھا سب کو میں نکال لایا ہوں۔ ایک کو تو نکال لا۔ خدا نے مجھے تیرے امتحان کے لئے بھیجا تھا اور تیرے دل کے ارادہ سے مجھے اطلاع دی۔ یہ عورت میری والدہ ہے۔ اور بوتل میں شراب نہیں دریا کا پانی ہے۔ غرض انسان دوسرے کی نسبت جلد رائے نہ لگائے“

(الحکم مؤرخہ ۱۷ اپریل ۱۹۰۱ء)

### سچّی تبدیلی پیدا کرو

حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

”مجھے بہت سوز و گداز رہتا ہے کہ جماعت میں ایک تبدیلی ہو۔ جو نقشہ جماعت کی تبدیلی کا میرے دل میں ہے وہ ابھی پیدا نہیں ہُوا اور اس حالت کو دیکھ کر میری وہی حالت ہوتی ہے کہ لعلّک باخع نفسک الا یکونوا مؤمنین ...... پس تزکیہ نفس کا علم حاصل کرو کہ ضرورت اسی کی ہے۔ ہماری غرض ہرگز یہ نہیں کہ مسیح کی وفات حیات پر جھگڑے اور مباحثے کرتے پھرو۔ یہ ایک ادنیٰ سی بات ہے اسی پر بس نہیں ہے یہ تو ایک غلطی تھی جس کی ہم نے اصلاح کر دی۔ لیکن ہمارا کام اور ہماری غرض ابھی اس سے بہت دور ہے اور وہ یہ ہے کہ تم اپنے اندر ایک تبدیلی پیدا کرو اور بالکل ایک نئے انسان بن جاؤ۔ اس لئے ہر ایک کو تم میں سے ضروری ہے کہ وہ اس راز کو سمجھے اور ایسی تبدیلی کرے کہ وہ کہہ سکے کہ میں اور ہوں“

---

## وصیّت کی اہمیّت

### از سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مرسلہ۔ سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ

(۱) خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بعض خفیف خفیف امتحان بھی رکھے ہوئے تھے۔ جیسا کہ یہ بھی دستور تھا کہ کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی قسم کا مشورہ نہ لے۔ جب تک کہ پہلے نذرانہ داخل نہ کرے۔ پس اسی میں بھی منافقوں کے لئے ابتلا تھا۔ ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ اس وقت کے امتحان سے بھی اعلیٰ درجہ کے مخلص جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے دوسرے لوگوں سے ممتاز ہو جائیں گے۔ اور ثابت ہو جائے گا کہ بیعت کا اقرار انہوں نے سچا کر کے دکھلا دیا ہے۔ اور اپنا صدق ظاہر کر دیا۔ بے شک یہ انتظام (انتظام وصیت ناقل) ان منافقوں پر بہت گراں گذرے گا۔ اور اس سے ان کی پردہ دری ہوگی۔ اور بعد موت وہ مرد ہوں یا عورت اس قبرستان میں ہرگز دفن نہیں ہو سکیں گے۔ فی قلوبھم مرضٌ فزادھم اللہ مرضاً۔ لیکن اس کام میں سبقت دکھانے والے راستبازوں میں شمار کئے جائیں گے۔ اور ابد تک خدا تعالیٰ کی ان پر رحمتیں ہوں گی۔ بالآخر یہ بھی یاد رہے کہ بلاؤں کے دن نزدیک آ رہے ہیں۔ اور ایک سخت زلزلہ جو زمین کو تہ و بالا کر دے گا قریب ہے۔ پس وہ جو معائنہ عذاب سے پہلے اپنا تارک الدنیا ہونا ثابت کر دیں گے کہ کس طرح انہوں نے میرے حکم کی تعمیل کی۔ خدا کے نزدیک حقیقی مومن وہی ہیں۔ اور اس کے دفتر میں سابقین الاولین لکھے جائیں گے۔ اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ زمانہ قریب ہے۔ کہ ایک منافق جس نے دنیا سے محبت کر کے اس حکم کو ٹال دیا ہے۔ وہ عذاب کے وقت آہ مار کر کہے گا کہ کاش! میں تمام جائداد کیا منقولہ اور کیا غیر منقولہ خدا کی راہ میں دے دیتا اور اس عذاب سے بچ جاتا۔ یاد رکھو کہ اس عذاب کے معائنہ کے بعد ایمان بے سود ہوگا۔ اور صدقہ و خیرات محض عبث۔ دیکھو میں بہت قریب عذاب کی تمہیں اطلاع دیتا ہوں۔ اپنے لئے وہ زاد جلد جمع کرو۔ کہ کام آوے میں یہ نہیں چاہتا کہ تم سے کوئی مال لوں۔ اور اپنے قبضہ میں کر لوں بلکہ تم اشاعت دین کے لئے ایک انجمن کے حوالے اپنا مال کرو گے۔ اور بہشتی زندگی پاؤ گے بہتیرے ایسے ہیں کہ وہ دنیا سے محبت کر کے میرے حکم کو ٹال دیں گے۔ مگر بہت جلد دنیا سے جدا کئے جائیں گے۔ تب آخری وقت میں یہ کہیں گے۔ ھذا ما وعد الرحمٰن والسلام علی من اتبع الھدیٰ (الوصیت ۳۲-۳۴)

(الحکم مورخہ ۲۴ جولائی ۱۹۰۰ء)

## تزکیہ نفس کا طریق

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تزکیہ نفس کے متعلق فرماتے ہیں :-

"نفس کو مارنا اور اس کا تزکیہ کوئی معمولی بات نہیں۔ اس دھوبی سے سبق سیکھو جو کپڑوں کو اول بھٹی میں جوش دیتا ہے اور دئیے جاتا ہے۔ یہاں تک کہ آخر آگ کی تاثیریں تمام میل اور چرک کو کپڑوں سے علیحدہ کر دیتی ہے۔ تب صبح کو اٹھتا ہے اور پانی پر پہنچتا ہے اور پانی میں کپڑوں کو تر کرتا ہے اور بار بار پتھروں پر مارتا ہے۔ تب وہ میل جو کپڑوں کے اندر تھی اور ان کا جزو بن گئی تھی۔ کچھ آگ سے صدمات اٹھا کر اور کچھ پانی میں دھوبی کے بازو سے مار کھا کر یک دفعہ جدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ کپڑے ایسے سفید ہو جاتے ہیں جیسے ابتدا میں تھے۔ یہی انسانی نفس کے سفید ہونے کی تدبیر ہے۔ اور تمہاری ساری نجات اس سفیدی پر موقوف ہے۔ یہی وہ بات ہے جو قرآن شریف میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے قد افلح من زکّٰھا یعنی وہ نفس نجات پا گیا جو طرح طرح کے میلوں اور چرکوں سے پاک ہو گیا۔"

(اسلامی جہاد)

## جماعت کو وصیت

پھر حضرت اقدسؑ اپنی جماعت کو وصیت کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہنچا دوں آئندہ ہر ایک کا اختیار ہے کہ وہ اسے سنے یا نہ سنے کہ اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیات طیبہ اور ابدی زندگی کا طلب گار ہے تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے اور ہر ایک اس کوشش اور فکر میں لگ جائے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی۔ میری موت۔ میری قربانیاں۔ میری نمازیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور حضرت ابراہیمؑ کی طرح اس کی روح بول اٹھے اسلمت لرب العٰلمین۔ جب تک انسان خدا میں کھویا نہیں جاتا۔ خدا میں ہو کر نہیں مرتا وہ نئی زندگی پا نہیں سکتا۔

پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو۔ تم دیکھتے ہو کہ خدا کے لئے زندگی کا وقف میں . . . . اپنی زندگی کی اصل غرض سمجھتا ہوں۔ پھر تم اپنے اندر دیکھو کہ تم میں سے کتنے ہیں جو میرے اس حال کو اپنے لئے پسند کرتے اور خدا کے لئے زندگی وقف کرنے کو عزیز رکھتے ہیں۔"

(الحکم مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۰۱ء)

## جماعت احمدیہ کا فرض
## تمام دنیا کو مسلمان بنانا ہے

آخری بات جو میں تم سے کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کے لوگوں کو توحید کی طرف دعوت دینا اور دین اسلام پر انہیں جمع کرنا جماعت احمدیہ کا اہم مقصد قرار دیا ہے۔ حضرت اقدس علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں۔ کیا یورپ کیا ایشیا۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے . . . . . .

اگر تم صاف دل ہو کر خدا کی طرف آ جاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا۔ اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے۔ جب تک تم اپنی رضا کو چھوڑ کر اس کی راہ میں تلخی نہ اٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اٹھاؤ گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آ جاؤ گے اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔"

(الوصیت)

## دشمنوں کے لئے دعا

اس عظیم الشان مقصد کو حاصل کرنے کے لئے سب سے بڑا ذریعہ دعا ہے اور اعلیٰ درجہ کا خلق یہی ہے کہ انسان اپنے دشمن کے لئے بھی دعا کرے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی کرنے میں میرا یہ مذہب ہے کہ جب تک ایک دشمن کے لئے بھی دعا نہ کی جائے پورے طور پر سینہ صاف نہیں ہوتا . . . . . دشمن کے لئے دعا کرنا بھی سنت نبوی ہے۔ حضرت عمرؓ انہی دعاؤں کے ذریعہ مسلمان ہوئے۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم آپ کے لئے دعائیں فرمایا کرتے تھے۔ اس لئے بخل کو کام میں لا کر کسی شخص کے ساتھ ذاتی دشمنی نہیں کرنی چاہیئے۔ شکر کی بات ہے کہ ہمیں ایسا کوئی دشمن نظر نہیں آتا جس کے لئے دو تین مرتبہ دعا نہ کی ہو۔ مجھے تو ایک بھی یاد نہیں اور یہی تعلیم میں تم کو دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس بات سے کہ کسی شخص کو تحت ایذا پہنچائی جائے اور ناحق بخل کی راہ سے دشمنی کی جائے ایسا ہی بیزار ہے جیسا کہ وہ نہیں چاہتا کہ اس کے ساتھ شریک ٹھہرایا جائے ایک جگہ وہ فصل نہیں چاہتا اور ایک جگہ وصل نہیں چاہتا۔ یعنی بنی نوع انسان کا فصل اور اپنا کسی غیر کے ساتھ وصل۔ اور یہ یہی راہ ہے کہ منکروں کے لئے بھی دعا کی جائے۔ کیونکہ اس سے سینہ صاف اور انشراح پیدا ہوتا ہے اور ہمت بلند ہوتی ہے اس لئے جب تک ہماری جماعت یہ رنگ اختیار نہیں کرتی اس میں اور اس کے غیر میں کوئی امتیاز نہیں ہے

میرے نزدیک یہ ضروری امر ہے کہ جو شخص ایک دوسرے شخص کے ساتھ محض دین کے لئے دوستی کرتا ہے اور اس دوست کے عزیزوں میں کوئی ادنیٰ درجہ کا آدمی ہو تو اس کے ساتھ بھی نہایت اخلاق اور ملائمت کے ساتھ پیش آنا چاہیئے اور اس سے بھی محبت کرنی چاہیئے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی یہ شان ہے کہ

بداں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم

پس تم لوگ جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تمہیں ایسی قوم بن جانا چاہیئے جس کے بارہ میں فرمایا گیا ہے انھم قوم لا یشقی جلیسھم یعنی وہ ایسی قوم ہے کہ ان کا ہم جلیس بدبخت نہیں ہوتا ہے۔ یہ خلاصہ ہے الٰہی تعلیم کا جو تخلقوا باخلاق اللّٰہ میں پیش کی گئی ہے۔"

(الحکم جلد ۶ ۲۹)

## دعا کا نمونہ

آپ نے اپنے دشمنوں اور مخالفوں کے لئے جس عاجزی اور تضرع اور زاری سے دعائیں کی ان کی کیفیت کا اندازہ مندرجہ ذیل دو دعاؤں سے لگایا جا سکتا ہے۔ آپ نے ان علماء کے لئے جنہوں نے آپ پر کفر کا فتویٰ لگایا اور کافر، مرتد اور واجب القتل قرار دیا اور نہایت برے اور گندے القاب سے یاد کیا۔ ان کے لئے آپ نے ان الفاظ میں دعا کی۔

ربّ یا ربّ اسمع دعائی فی قومی وتضرعی فی اخوانی اتوسل الیک بنبیک خاتم النبیین وشفیع ومشفع للمذنبین ربّ اخرجھم من الظلمات الی نورک وسوقھم من بیداء البعد الی حضورک ربّ ارحم علی الذین یلعنون علیّ واحفظ من تبابہم قوما یقطعون یدیّ وادخل ھدایک فی جذر قلوبھم واعف عن خطیئاتھم وذنوبھم واغفر لھم وعافھم وادعھم وعافھم واعطھم عیونا یبصرون بھا وآذانا یسمعون بھا وقلوبا یفقھون بھا وانوارا یعرفون بھا وارحم علیھم واعف عما یقولون فانھم قوم لا یعلمون۔

(آئینہ کمالات اسلام ص ۲۲)

ترجمہ :- اے میرے رب اے میرے رب۔ میری قوم کے بارے میں میری دعا اور میرے بھائیوں کے بارے میں میری تضرع اور زاری سن لے۔ میں تجھے تیرے نبی خاتم النبیین اور شفیع المذنبین جن کی شفاعت تیری جناب میں مقبول ہے کا واسطہ دیتا ہوں کہ اے رب تو انہیں ظلمات سے نور کی طرف اور دوری کے جنگل سے اپنی حضوری میں لے آ۔ اے میرے رب تو ان لوگوں پر رحم فرما جو مجھ پر لعنت کرتے ہیں اور تو ان لوگوں کو ہلاکت سے بچا لے جو میرے ہاتھ کاٹتے ہیں تو ان کے سویداء قلب میں اپنی ہدایت داخل کر اور تو ان کی خطاؤں اور گناہوں سے درگذر فرما اور انہیں بخش دے اور ان کو عافیت عطا کر۔ انہیں اپنی طرف بلا اور ان سے خالص محبت کر اور انہیں ایسی آنکھیں عطا کر جن سے وہ دیکھیں اور کان جن سے وہ سنیں اور دل جن سے وہ سمجھیں اور انہیں وہ نور بخش جن سے وہ معرفت حاصل کریں۔ اور ان پر رحم فرما اور جو مجھے برا بھلا کہتے ہیں ان انہیں معاف فرما۔ کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جو حقیقت سے ناواقف ہیں۔"

(باقی)

---

## اعلان نکاح

مکرمی محمود احمد صاحب بشیر ناظم مال مجلس خدام الاحمدیہ کراچی ولد صوفی محمد دین صاحب کا نکاح ہمراہ حمیدہ بیگم صاحبہ بنت ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب بعوض ۵۰۰/- روپے حق مہر۔ مولوی چراغ الدین صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے مورخہ ۲۱ جنوری ۱۹۶۰ء کو مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت بنائے آمین

(مرزا نذیر احمد نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی)

# فاستبقوا الخیرات

## نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو

(فرقان مجید)

ہر سمجھ دار فرد اور قوم کا ایک مطمحِ نظر ہوتا ہے جس کی طرف وہ ہمیشہ دھیان دلگتے ہیں۔ اسے کبھی اپنی نظروں سے اوجھل نہیں ہونے دیتے اس کے حصول کے لئے وہ لگاتار کوشش کرتے چلے جاتے ہیں۔ اور ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کے لئے اپنی تمام قوتیں وقف کر دیتے ہیں۔ مومنوں کا مقصد یہ ہے کہ اس کرہ ارض کو نیکی اور راستبازی کا گہوارہ بنائیں۔ اپنے اعمال کو سنواریں اور جہاں تک ممکن ہو سکے دوسروں کو نیک اور پاکیزہ زندگیاں بسر کرنے کی تلقین کریں انسانی فطرت میں مجاہدہ اور مقابلہ کرنے کی جو زبردست خواہش پائی جاتی ہے۔ اسلام نے اسے دبانے کا حکم نہیں دیا البتہ اس مقابلہ کو مفید اور صحت مند طریقوں میں ڈھال دیا ہے۔ اللہ تبارک و تعالےٰ فرماتے ہیں۔ کہ تم اے ایمان والو اپنی اس خواہش کو بے شک پورا کرو۔ لیکن لغو اور فضول کاموں میں نہیں۔ بدی اور بربادی کی راہوں میں نہیں۔ بلکہ نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھو۔ ایسے کاموں کے لئے ایک دوسرے کو للکارو جس سے تمہارا بھی بھلا ہو۔ اور باقی بنی نوع انسان کا بھی۔ مقابلہ ایسا ہو جس میں تمہاری دنیا بھی بنے اور آخرت بھی سنور سکے۔

اللہ کی راہ میں اپنی خدا داد قوتوں کو خرچ کرنا بہت بڑی نیکی ہے۔ خدا تعالےٰ کی خاطر مال اور جان پیش کرنا بہت بڑی سعادت ہے۔ آج ان قربانیوں میں جماعت احمدیہ منفرد ہے یہی جماعت ہے جس کا مطمحِ نظر تبلیغ اسلام ہے۔ اپنے نفسوں کو سمجھانا برائے نام مسلمانوں کو حقیقی مسلمان بنانا اور غیروں کو اسلام سے روشناس کرانا۔ اس غرض کے لئے مال خرچ کرنے میں بھی یہ جماعت دوسری تمام جماعتوں اور قوموں سے ممتاز ہے پس ایک دوسرے سے آگے بڑھئے۔ بڑی بڑی مقامی جماعتوں کی طرف سے ۲۰ فروری تک چندہ عام و حصہ آمد کی وصولی کا نقشہ درج ذیل ہے۔ یہ بنیادی چندے ہیں۔ ان کے متعلق ضروری ہے۔ نہ صرف ان کے بجٹ پورے کئے جائیں۔ اور سابقہ بقائے وصول کئے جائیں۔ بلکہ ان کے بجٹوں کو بڑھانے کی بھی شدید ضرورت ہے۔

وقت کا تقاضا یہی ہے۔ اسلام کی حاجت یہی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد یہی ہے۔ لہٰذا میں تمام احمدیہ جماعتوں کو دعوت دیتا ہوں۔ کہ آئیے اس میدان میں اپنی کارگزاری دکھائیے۔ اور ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر اپنی ذمہ داریاں ادا کیجئے۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

(ناظر بیت المال ربوہ)

### ا۔ بجٹ ایک لاکھ روپے سے اوپر

| نمبر ترتیب | نام جماعت | وصولی فیصدی | نمبر ترتیب | نام جماعت | وصولی فیصدی |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | کراچی تمام حلقہ جات | ۷۹ | ۲ | لاہور (تمام حلقہ جات) | ۶۹ |

### ب۔ بجٹ دس ہزار روپے سے زائد

| نمبر ترتیب | نام جماعت | وصولی فیصدی | نمبر ترتیب | نام جماعت | وصولی فیصدی | نمبر ترتیب | نام جماعت | وصولی فیصدی |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | ماڈل ٹاؤن (لاہور) | ۹۱ | ۲ | لائل پور | ۷۴ | ۳ | ملتان شہر | ۵۳ |
| ۴ | سول لائن (لاہور) | ۷۲ | ۵ | ربوہ (تمام حلقہ جات) | ۷۰ | ۶ | پشاور | ۶۶ |
| ۷ | شیخوپورہ | ۶۳ | ۸ | سرگودھا شہر | ۶۱ | ۹ | اسلامیہ پارک (لاہور) | ۵۹ |
| ۱۰ | کوئٹہ | ۵۵ | ۱۱ | حیدرآباد | ۴۷ | ۱۲ | راولپنڈی سی | ۴۲ |
| ۱۳ | سیالکوٹ شہر | ۴۱ | ۱۴ | ڈھاکہ | ۳۸ | ۱۵ | چٹاگانگ | ۳۴ |

### ج۔ بجٹ پانچ ہزار روپے سے زائد

| نمبر ترتیب | نام جماعت | وصولی فیصدی | نمبر ترتیب | نام جماعت | وصولی فیصدی | نمبر ترتیب | نام جماعت | وصولی فیصدی |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | دہلی دروازہ (لاہور) | ۱۰۰ | ۲ | اوکاڑہ | ۹۰ | ۳ | مزنگ (لاہور) | ۸۵ |
| ۴ | بھاٹی دروازہ (لاہور) | ۷۷ | ۵ | قصور | ۷۲ | ۶ | لاہور چھاؤنی | ۷۲ |
| ۷ | ملتان چھاؤنی | ۶۵ | ۸ | مگھیانہ | ۶۲ | ۹ | گوجرانوالہ | ۶۱ |
| ۱۰ | سنت نگر (لاہور) | ۶۰ | ۱۱ | منٹگمری | ۶۰ | ۱۲ | نیال پارک (لاہور) | ۵۷ |
| ۱۳ | مغل پورہ (لاہور) | ۵۷ | ۱۴ | مردان | ۵۶ | ۱۵ | جہلم | ۵۳ |
| ۱۶ | گکھڑی | ۵۳ | ۱۷ | گجرات | ۵۱ | ۱۸ | اچھرہ (لاہور) | ۴۶ |
| ۱۹ | نرائن گنج | ۳۶ | ۲۰ | واہ کینٹ | ۳۴ | ۲۱ | بہاولپور | ۲۶ |
| ۲۲ | باندھی | ۸ | | | | | | |

### د۔ بجٹ دو ہزار روپے سے زائد

| نمبر ترتیب | نام جماعت | وصولی فیصدی | نمبر ترتیب | نام جماعت | وصولی فیصدی | نمبر ترتیب | نام جماعت | وصولی فیصدی |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | چک ۱۶۶ مراد | ۱۰۰ | ۲ | چک ۵۵/۲۰۷ محمود پور | ۹۶ | ۳ | سکھر | ۹۵ |
| ۴ | بشیر آباد اسٹیٹ | ۹۳ | ۵ | دارالرحمت وسطی (ربوہ) | ۹۰ | ۶ | محمد نگر (لاہور) | ۸۸ |
| ۷ | دارالنصر (ربوہ) | ۸۸ | ۸ | دارالنصر جنوبی (ربوہ) | ۸۵ | ۹ | دارالرحمت غربی (ربوہ) | ۸۱ |
| ۱۰ | چک ۱۱۷ چھور | ۷۸ | ۱۱ | نواب شاہ | ۷۸ | ۱۲ | دلیوکے | ۷۷ |
| ۱۳ | دارالرحمت شرقی (ربوہ) | ۷۴ | ۱۴ | کیمبل پور | ۷۴ | ۱۵ | آہنہ کرم پورہ | ۷۴ |
| ۱۶ | نوشہرہ چھاؤنی | ۷۴ | ۱۷ | بدوملہی | ۷۱ | ۱۸ | دارالنصر غربی ب (ربوہ) | ۷۱ |
| ۱۹ | ڈسکہ | ۷۱ | ۲۰ | ناصر آباد اسٹیٹ | ۷۰ | ۲۱ | سلطانپورہ (لاہور) | ۶۸ |
| ۲۲ | گڑھی شاہو (لاہور) | ۶۷ | ۲۳ | رسالپور | ۶۵ | ۲۴ | ڈیرہ غازیخان | ۶۴ |
| ۲۵ | وزیر آباد | ۶۱ | ۲۶ | منڈی بہاؤالدین | ۶۰ | ۲۷ | مظفر گڑھ | ۶۰ |
| ۲۸ | میرپور خاص | ۵۹ | ۲۹ | مصری شاہ (لاہور) | ۵۸ | ۳۰ | حافظ آباد | ۵۷ |
| ۳۱ | دارالنصر شرقی (ربوہ) | ۵۴ | ۳۲ | جڑانوالہ | ۵۲ | ۳۳ | دھرم پورہ (لاہور) | ۵۳ |
| ۳۴ | سیالکوٹ چھاؤنی | ۵۱ | ۳۵ | پرانی انارکلی (لاہور) | ۴۷ | ۳۶ | چک ۱۸ [illegible] اگوکی | [illegible] |
| ۳۹ | [illegible] (لاہور) | ۴۶ | ۳۸ | [illegible] گوبند پورہ | ۴۴ | | | |
| ۴۰ | فیکٹری ایریا (ربوہ) | ۴۵ | ۴۱ | دوالمیال | ۴۴ | ۴۲ | ظفر آباد اسٹیٹ دیہہ بینی | ۴۳ |
| ۴۳ | محمود آباد اسٹیٹ | ۳۹ | ۴۴ | محمد آباد اسٹیٹ | ۳۷ | ۴۵ | دارالنصر غربی الف (ربوہ) | ۳۷ |
| ۴۶ | سانگلہ ہل | ۳۶ | ۴۷ | برہمن بڑیہ | ۳۶ | ۴۸ | ایبٹ آباد | ۳۵ |
| ۴۹ | چک ۳۵ ج ب ہیلاں | ۳۴ | ۵۰ | چنیوٹ | ۳۴ | ۵۱ | احمد نگر متصل ربوہ | ۳۳ |
| ۵۲ | تیج گاؤں | ۳۳ | ۵۳ | احمد آباد اسٹیٹ | ۳۳ | ۵۴ | کھاریاں | ۳۳ |
| ۵۵ | کوہ مری | ۳۰ | ۵۶ | رحیم یار خان | ۲۸ | ۵۷ | داؤد خیل | ۲۸ |
| ۵۸ | چک ۶۹ R.B گھسیٹ پور | ۲۷ | ۵۹ | بوگرہ | ۲۱ | ۶۰ | کرتو پنڈوری | ۲۰ |
| ۶۱ | تخت ہزارہ | ۱۸ | ۶۲ | گھنوکے ججہ | ۷ | | | |

### ہ۔ بجٹ ایک ہزار روپے سے زائد

| نمبر ترتیب | نام جماعت | وصولی فیصدی | نمبر ترتیب | نام جماعت | وصولی فیصدی | نمبر ترتیب | نام جماعت | وصولی فیصدی |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | قمر آباد | ۱۰۰ | ۲ | چک ۳۳۴ ج ب دھیڑکے | ۱۰۰ | ۳ | چک ۹ پنیار | ۱۰۰ |
| ۴ | کریم نگر فارم | ۱۰۰ | ۵ | مانسہرہ | ۹۹ | ۶ | عزیز پور ڈوگری | ۹۷ |
| ۷ | دہاڑی منڈی | ۹۵ | ۸ | ٹوبہ ٹیک سنگھ | ۹۴ | ۹ | بیگم کوٹ | ۹۲ |
| ۱۰ | روہڑی | ۹۰ | ۱۱ | سکرود | ۸۹ | ۱۲ | رادھن | ۸۸ |
| ۱۳ | گھٹیالیاں شہر | ۸۷ | ۱۴ | چک ۴۸ الف ہرنی | ۸۶ | ۱۵ | کوہاٹ | ۸۴ |
| ۱۶ | ڈوگری گھمن | ۸۴ | ۱۷ | ظفر آباد اسٹیٹ دیہہ لوٹکا | ۸۳ | ۱۸ | گھٹیالیاں اسکول | ۸۱ |
| ۱۹ | چندر کے منگولے | ۸۰ | ۲۰ | گوٹھ امام بخش | ۸۰ | ۲۱ | دارالیمن (ربوہ) | ۸۰ |
| ۲۲ | فورٹ سنڈیمن | ۸۰ | ۲۳ | خانیوال | ۸۰ | ۲۴ | علی پور (ملتان) | ۷۹ |
| ۲۵ | سانگھڑ | ۸۰ | ۲۶ | گوجر خان | ۷۷ | ۲۷ | دارالبرکات (ربوہ) | ۷۶ |
| ۲۸ | چک ۱۲۷ R.B ہیلو پور | ۷۵ | ۲۹ | کوٹ فتح خان | ۷۵ | ۳۰ | نور نگر فارم | ۷۴ |
| ۳۱ | قلات | ۷۴ | ۳۲ | چونڈہ | ۷۱ | ۳۳ | کوٹ مومن | ۶۹ |
| ۳۴ | بہاول نگر | ۶۸ | ۳۵ | پنڈی بھاگو | ۶۸ | ۳۶ | خوشاب | ۶۸ |
| ۳۷ | ادرحمہ | ۶۸ | ۳۸ | چک ۱۶۸ مراد | ۶۷ | ۳۹ | میانی گوگھیاٹ | ۶۶ |
| ۴۰ | جوہر آباد | ۶۵ | ۴۱ | چک ۹۶ گ ب حریح | ۶۴ | ۴۲ | چک ۹۵ ش | ۶۳ |
| ۴۳ | موسے والا | ۶۱ | ۴۴ | مانگٹ اونچے | ۶۱ | ۴۵ | چوہڑکانہ منڈی | ۶۰ |
| ۴۶ | لالہ موسیٰ | ۵۹ | ۴۷ | پاک پٹن | ۵۹ | ۴۸ | چک ۱۲۱ ج ب گھوکھووال | ۵۸ |
| ۴۹ | کوچہ چابک سواراں (لاہور) | ۵۸ | ۵۰ | باغبانپورہ (لاہور) | ۵۶ | ۵۱ | چک ۹۹ ش | ۵۶ |
| ۵۲ | چک ۲۹۵ گ ب بیریانوالہ | ۵۴ | ۵۳ | راجن پور | ۵۴ | ۵۴ | ڈیریانوالہ | ۵۴ |
| ۵۵ | بنوں | ۵۳ | ۵۶ | قلعہ صوبہ سنگھ | ۵۳ | ۵۷ | خانپور (رحیم یار خان) | ۵۳ |
| ۵۸ | چک ۱۶۹ مراد | ۵۲ | ۵۹ | احمد نگر (مشرقی پاکستان) | ۵۱ | ۶۰ | کرنڈی | ۵۱ |
| ۶۱ | کھیوڑہ | ۵۱ | ۶۲ | چک ۲۱ ددو | ۵۱ | ۶۳ | نبی سرروڈ | ۵۱ |
| ۶۴ | چک ۴۸ ج ب سرشمیر روڈ | ۵۱ | ۶۵ | ڈگری | ۵۰ | ۶۶ | شاہدرہ | ۵۰ |
| ۶۷ | چک ۲۷ R.B گوکھووال | ۵۰ | ۶۸ | چک ۴۶ ش | ۵۰ | ۶۹ | دھیر کے کلاں | ۴۹ |

(باقی صفحہ [illegible] پر)

## چندہ عام و حصہ آمد

(قسط دوم)

### دو تہائی یعنی ۶۶ ۲/۳ فیصدی سے زیادہ ادائیگی کرنیوالی جماعتیں

ضلع شیخوپورہ :- بلہڑکے۔ کوجر۔ چک نمبر ۱۲۰ چیلکے۔ باڑھیانوالہ

ضلع گوجرانوالہ :- کوٹ تارڑ۔ اکال گڑھ

ضلع سیالکوٹ :- چونڈہ۔ لیہ۔ ڈسکہ۔ رنگے پور لدھڑ۔ بدو ملہی۔ گھٹیالیاں۔ سکول۔ حابو بھڈیار
نارووال۔ پنڈی بھاگو۔ گوڑال۔ سلہریاں

ضلع مظفرگڑھ :- چک نمبر ۳۷۵ TDA

ضلع بہاولنگر :- بہاولنگر شہر۔ چک نمبر ۱۶۸ مراد۔ چک نمبر ۲۲۳ 9-R۔ چک نمبر ۹۳ 6-R۔ چک نمبر ۹۔ بستی نورپور۔ چک نمبر ۵۵ 4-R ہارون آباد

ضلع گجرات :- شادیوال خورد۔ سرائے عالمگیر۔ بھملہ۔

ضلع شاہ پور :- خوشاب۔ مجوکہ۔ کوٹ مومن۔ ادرحمہ۔ چاہ چگی والا۔ رانجھن۔ چک نمبر ۳۱-۳۲ جنوبی۔ ساہی وال۔

ضلع اٹک :- کیمبل پور

ضلع پشاور :- ٹوپی۔ نوشہرہ چھاؤنی۔ اسماعیل کوٹ۔

بلوچستان :- قلات ضلع سکھر :- شکار پور

ضلع نواب شاہ :- رحیم آباد۔ طالب آباد شریف آباد ضلع حیدرآباد :- جمڑ

ضلع تھرپارکر :- چک نمبر ۳۷ الف کاچیلو۔ نور نگر فارم۔ ناصر آباد اسٹیٹ۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

## تقرر امراء

مندرجہ ذیل امراء ضلع و امراء مقامی و نائب امیر ۳۰ اپریل ۱۹۶۲ء تک کے لئے منظور کئے گئے ہیں۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

| نمبر شمار | نام | عہدہ | جماعت |
|---|---|---|---|
| ۱ | چوہدری محمد انور حسین صاحب | امیر ضلع | جماعت ہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ |
| ۲ | چوہدری اسد اللہ خان صاحب | " | " " " " لاہور |
| ۳ | میر محمد بخش صاحب ایڈووکیٹ | " | " " " " گوجرانوالہ |
| ۴ | کرنل ملک سلطان محمد خان صاحب | " | " " " " کیمبل پور |
| ۵ | مستری عبد الرحمن صاحب۔ | " | " " " " میانوالی |
| ۶ | میاں غلام اللہ صاحب اسلم | امیر مقامی | جماعت احمدیہ سید والہ ضلع شیخوپورہ |
| ۷ | چوہدری منظور حسین صاحب | " | جماعت احمدیہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ |
| ۸ | میاں شہاب الدین صاحب۔ | نائب امیر مقامی | جماعت احمدیہ مردان |

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ)

## موصی احباب کیلئے ضروری اعلان

جن احباب نے جائداد کی وصیت کی ہوئی ہے۔ از روئے قواعد ان کی اس جائداد کی آمدنی پر جس کی انہوں نے وصیت کی ہوئی ہے۔ حصہ آمد ۱/۱۰ ادا کرنا واجب نہیں ہے۔ بلکہ اس جائداد کی آمدنی پر چندہ عام ۱/۱۶ ادا کرنا ضروری ہے۔ ہاں اگر کوئی آمدنی اس جائداد کی آمدنی کے علاوہ بصورت ملازمت۔ تجارت یا زراعت وغیرہ ہو۔ تو ایسی آمدنی پر حصہ آمد ۱/۱۰ ادا کرنا ضروری ہے۔

لہٰذا ایسے موصی احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ ایسی جائداد کی آمدنی پر بجائے حصہ آمد کے چندہ عام ادا کیا کریں۔ اس اعلان کے مخاطب وہ موصی احباب بھی ہیں۔ جنہیں تقسیم ملک کے بعد مستقل طور پر کوئی جائداد مل چکی ہے۔ یعنی زراعتی زمین وغیرہ۔

(سیکرٹری مجلس کار پرداز ربوہ)



## دعائے مغفرت

مکرم صوفی غلام محمد صاحب احمدی مدرس ساکن چھور چک نمبر ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ ۱۸/۱۹ فروری کی درمیانی شب کو حرکت قلب کے بند ہو جانے سے اچانک فوت ہو گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

مرحوم کو دل کا معمولی سا عارضہ تھا۔ وفات سے پہلے اس رات عشا کی نماز باجماعت مسجد میں ادا کی۔ ۱۱ بجے تک بیٹھے باتیں کرتے رہے۔ اور تندرستی کی حالت میں سو گئے۔ اسی کمرے میں ان کے نوجوان لڑکوں کی بھی چارپائیاں تھیں۔ رات دل کی بیماری کا حملہ ہوا۔ اور سوتے سوتے ہی دل کی حرکت بند ہو گئی صبح جب نماز کو دیر ہو گئی تو ان کے لڑکوں نے انہیں بیدار کرنا چاہا۔ مگر وہ اپنے خالق حقیقی کے پاس جا چکے تھے۔

مورخہ ۱۹ فروری کو رات کے ۸ بجے مرحوم کو مقامی قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ مرحوم مخلص احمدی تھے۔ تبلیغ کا ایک خاص جوش رکھتے تھے۔ حضور ایدہ اللہ سے خاص اخلاص اور محبت تھی۔ اس جلسہ سالانہ پر حضور کی ملاقات کئی سال کے بعد کر کے بڑے مسرور تھے۔ اور حضور کے دیدار کو اپنی خوش قسمتی تصور کرتے تھے۔ مرحوم صوفی منش آدمی تھے۔ صبر اور توکل کا ایک نمونہ تھے۔ مشکلات کو حوصلہ کے ساتھ برداشت کرنے کی عادت تھی۔ انصاف پر بڑی جرأت اور دلیری سے قائم ہو جاتے تھے۔ حق بات کہنے میں قطعاً باک نہیں تھا۔ طبیعت بڑی سنجیدہ تھی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند فرمائے اور ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ جماعت اور چھور کی مقامی جماعت میں جو خلا پیدا ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ اس کو پورا فرما دے۔ آمین ثم آمین۔

(محمد ابراہیم شاد احمدی ہیڈ ماسٹر چھور چک نمبر ۱۱۷)

۲۔ چچا میاں جلال الدین صاحب آف دھرم کوٹ منشی گورداسپور حال بلہڑکے ضلع شیخوپورہ مورخہ ۲/۲/۶۲ بروز جمعہ بوقت ۸ بجے رات وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بوقت وفات آپ کی ۷۳ سال تھی مخلص احمدی تھے۔ احباب مرحوم کی بلندئ درجات کے لئے دعا فرما دیں۔

(محمد عبد الحق مجاہد امرتسری گنج مغلپورہ)

## اعلاناتِ ولادت

میری ہمشیرہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ بابو عطاء الرحمن صاحب فورت سنڈیمن کو اللہ تعالیٰ نے ۲۱ جنوری ۱۹۶۲ء کو بچی عطاء فرمائی۔ احباب دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک صالحہ خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور صحت و عافیت کیساتھ عمر دراز عطا کرے۔ آمین

(لطف الرحمن ناز ربوہ)

۲۔ برادرم لطف المنان صاحب ابن الحاج حکیم فضل الرحمن صاحب مرحوم مبلغ مشرقی افریقہ کے ہاں اللہ تعالیٰ نے ۱۲ فروری کو لڑکی عطا فرمائی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ بچہ اور زچہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (آمین)

(لطیف احمد)

۳۔ میرے برادر اصغر شریف احمد صاحب کو خدا تعالیٰ نے ۹/۲ کو اپنے فضل سے دوسری بچی عطا فرمائی ہے۔ بچی کا نام حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے صالحہ تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ بچی کو نیک صالحہ اور خادم دین بنائے۔

(نظام الدین نارتھ سنت پورہ لائل پور)

۴۔ عزیزم عبد المنان خان صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۵/۱/۶ کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ بزرگان سلسلہ و صحابہ کرام و درویشانِ قادیان کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر کے ساتھ نیک مخلص اور خادم دین بنائے۔ (آمین)

یہ بچہ میرا نواسہ اور حضرت مولوی عبد الغنی خان صاحب مرحوم و مغفور کا پوتا ہے۔

(محمد اقبال حسین رضی ہیڈ ماسٹر عباس پور)

## شکریہ احباب و درخواست دعا

میری لڑکی عزیزہ امۃ الرحمان کی وفات پر مجھے کثرت سے عزیزوں۔ رشتہ داروں اور احباب جماعت کی طرف سے تعزیت نامے موصول ہوئے۔ جن سے ہمارے مغموم قلوب کو تقویت حاصل ہوئی۔ میں فرداً فرداً ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرنے سے قاصر رہا ہوں۔ لہٰذا بذریعہ اعلان ہٰذا میں ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ نیز احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ اور اس کے بچوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ نیز ان کا حامی و ناصر اور نگہبان ہو۔ (آمین ثم آمین)

(مرزا نذیر علی کارکن دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ)

# مسٹر دولتانہ چھ سال کے لئے سیاسیات سے کنارہ کش ہو گئے

## سرکاری روپے کے غلط استعمال، دانستہ بدانتظامی اور خویش پروری کے الزامات

لاہور ۲۶ فروری میاں ممتاز محمد خان دولتانہ نے بھی چھ سال کے لئے سیاسیات سے کنارہ کش ہو جانے کا فیصلہ کیا ہے اور آپ نے اپنے اس فیصلے سے ایبڈو ٹریبونل کو مطلع کر دیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ صوبائی ایبڈو ٹریبونل نے انہیں اظہار وجوہ کا جو نوٹس بھیجا تھا سے چیلنج نہیں کریں گے۔

پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ اور سابق مسلم لیگ کے ممتاز لیڈر میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ نے ایبڈو ٹریبونل کے نوٹس کا جواب بدھ کو دیا تھا جس میں انہوں نے ٹریبونل کو اطلاع دی تھی کہ وہ از خود ۳۱ دسمبر ۱۹۶۶ء تک سیاسیات سے کنارہ کش ہونے کو تیار ہیں۔ چنانچہ ایبڈو ٹریبونل نے اس جواب کے پیش نظر حکم دیا ہے کہ مسٹر دولتانہ کے خلاف تمام کارروائی فوری طور پر بند کر دی جائے۔ اس کے ساتھ ہی ٹریبونل نے یہ حکم بھی جاری کیا ہے کہ مسٹر دولتانہ ۳۱ دسمبر ۱۹۶۶ء تک کسی انتخابی ادارے کا رکن یا امیدوار بننے کے اہل نہیں ہوں گے۔ صوبائی ایبڈو ٹریبونل کے صدر مسٹر جسٹس محمد شریف ہیں۔

### الزامات

میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ کو اظہار وجوہ کا جو نوٹس جاری کیا گیا۔ آج شام اس کی اشاعت کی اجازت بھی دیدی گئی ہے۔

مسٹر دولتانہ پر پہلا الزام یہ ہے کہ ۵۲-۱۹۵۱ء میں احمدیوں کے خلاف تحریک کے سلسلے میں جو ہمہ گیر فسادات ہوئے تھے ان کی ذمہ داری اس حد تک مسٹر دولتانہ پر عائد ہوتی ہے کہ صوبے کے وزیر اعلیٰ اور لا اینڈ آرڈر کے محکمے کے سربراہ کی حیثیت سے وہ ایسی بداعمالیوں اور کوتاہیوں کے مرتکب ہوئے جو سرکاری عہدہ اور اختیارات کے ناجائز استعمال۔ دانستہ بدانتظامی اور سرکاری نیز عوامی رقوم کو دانستہ طور پر غلط مصرف میں لانے کے مترادف تھیں۔ نوٹس میں سابق وزیر اعلیٰ کی ان کارروائیوں کی مندرجہ ذیل تفاصیل پیش کی گئی ہیں۔

۱- انہوں نے دیدہ دانستہ ایسی صورت حال پیدا ہونے کی اجازت دی کہ بے لگام اور رجعت پسند عناصر نے امن عامہ میں خلل ڈالا اور سرکاری و نجی املاک کو خاصا نقصان پہنچایا۔ وہ (مسٹر دولتانہ) بروقت کارروائی کرنے میں ناکام رہے۔ انہوں نے بعض موقع پر مداخلت کرنے کے متعلق پولیس اور سیکرٹریٹ کے مقتدر ترین افسروں کی سفارشات بھی نظر انداز کر دیں اور ایسے فیصلے کئے جنہیں انتظامی نقطہ نظر سے کسی طرح بھی حق بجانب قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اس کا نتیجہ شدید بد امنی اور مالی نقصان کی صورت میں برآمد ہوا۔ املاک کو جو نقصان پہنچا اس کی مالیت کا تخمینہ بارہ لاکھ تراسی ہزار روپے کے لگ بھگ ہے۔

(۲) وہ کوئی یکساں اور مضبوط پالیسی اختیار کرنے میں ناکام رہے۔ انہوں نے ایجی ٹیشن کرنے والوں کے خلاف دائر کردہ فوجداری مقدمات واپس لینے کی اجازت دے دی اور سزا پانے والے احراری لیڈروں کی رہائی کی ہدایات جاری کیں۔

(۳) انہوں نے متذکرہ تخریبی تحریک کا رخ پاکستان کی مرکزی حکومت کی طرف موڑ کر مملکت کے استحکام کو نقصان پہنچایا۔ ان کی نیت یہ تھی کہ مرکزی حکومت کو کمزور کیا جائے اور اگر ممکن ہو سکے تو اس کے اقتدار اور وقار کو تباہ کر دیا جائے۔ خود انہوں نے اس بارے میں یہ پوزیشن اختیار کی کہ اس صورت حال کی ذمہ داری مرکزی حکومت پر عائد ہوتی ہے۔ جو مجلس عمل کے مطالبات تسلیم کرنے میں ناکام رہی اور اس طرح صوبے میں امن اور قانون بحال رکھنے میں دشواریاں پیدا ہو گئیں۔ مسٹر دولتانہ کا خیال تھا کہ اس طرح مرکزی حکومت مشکلات میں گھر کر متذکرہ مطالبات تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائے گی اور وہ خود نہ صرف قوم کے ہیرو بن جائیں گے۔ بلکہ تمام دنیا انکے اس کارنامے پر انہیں خراج تحسین پیش کرے گی

(۴) مسٹر دولتانہ نے احراری کارکنوں اور ان دوسرے علماء کی سرپرستی کی جو ایجی ٹیشن کو ہوا دے رہے تھے۔ اس مقصد کے لئے انہوں نے ان علماء کو محکمہ اسلامیات میں تنخواہ دار اور لیکچروں کی حیثیت سے ملازم رکھا۔ یہ محکمہ مسٹر دولتانہ کی براہ راست نگرانی میں تھا ان کے اس طرز عمل سے صوبائی حکومت کو نو ہزار نو سو روپے فی ماہ کا ناجائز بوجھ برداشت کرنا پڑا۔

(۵) انہوں نے دانستہ طور پر اور کسی قانونی نظیر کے بغیر دو لاکھ تین ہزار روپے کی رقم جو تعلیم بالغان کی مہم کے لئے محکمہ تعلیم کو دی گئی تھی اپنے محکمے تعلقات عامہ کے نام منتقل کر لی۔ اور ہدایت کی یہ رقم ان اخبارات کی خریداری پر صرف کی جائے۔ جو اینٹی احمدیہ مہم کی حمایت کر رہے ہیں۔ اس طرح انہوں نے نہ صرف امن عامہ کو نقصان پہنچانے والی سرگرمیوں میں مصروف اخبارات کی حوصلہ افزائی کی بلکہ حکومت کو بھی دو لاکھ تین ہزار روپے کا نقصان پہنچایا۔

۶- انہوں نے دانستہ طور پر پانچ ہزار روپے کی ایک اور رقم کا بھی ناجائز استعمال کیا یہ رقم لائلپور مسلم لیگ نے انہیں صوبائی مسلم لیگ کے صدر کی حیثیت سے پیش کی تھی انہوں نے یہ رقم اخبار آفاق لمیٹڈ کے حصص کی خریداری کے لئے اس وقت کے ڈائریکٹر محکمہ تعلقات عامہ میر نور احمد کے صاحبزادے اقبال احمد کے نام منتقل کر دی۔

پنجاب صوبائی مسلم لیگ کے صدر کی حیثیت سے انہوں نے مسلم لیگ کے کارکنوں کو اینٹی احمدیہ تحریک میں شامل ہونے سے روکنے کے لئے کوئی قدم نہیں اٹھایا۔ اور اس کے برعکس انہوں نے متذکرہ ایجی ٹیشن میں حصہ لینے والے مسلم لیگی کارکنوں کی ہر ممکن طریقے سے حوصلہ افزائی کی اور یہ ایجی ٹیشن بالآخر ایک عوامی تحریک بن گئی۔

میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ مغربی پنجاب کی حکومت میں وزیر خزانہ تھے۔ اور اس حیثیت میں ٹرانسپورٹ کا محکمہ بھی ۱۹۴۷ء سے ۱۹۴۸ء تک ان کے پاس رہا ان دنوں راولپنڈی کے مسٹر منظور الحسن نے جو مسٹر دولتانہ کے گہرے دوست تھے ان سے لاہور پنڈی ٹرانسپورٹ کمپنی کے لئے روٹ پرمٹ کی درخواست کی مسٹر دولتانہ ان پر نظر عنایت کرنا چاہتے تھے چنانچہ انہوں نے آفیسر آن سپیشل ڈیوٹی کے نام ایک نیم سرکاری خط لکھکر ان سے کہا کہ وہ اس معاملہ میں مسٹر منظور الحسن کی امداد کی کوئی صورت تلاش کریں اور بالآخر مسٹر دولتانہ نے مسٹر منظور الحسن کو یہ روٹ پرمٹ عطا کر دیا، حالانکہ ان کا یہ اقدام ترجیحات کی سکیم کے پہلے پیراگراف کے مندرجات کے منافی تھا، اس طرح مسٹر دولتانہ خویش پروری کے مرتکب ہوئے نیز انہوں نے اپنی اس حرکت سے مسٹر منظور الحسن کو تقریباً دو لاکھ باون ہزار روپیہ کا ناجائز نفع کمانے میں مدد دی۔

صوبائی ایبڈو ٹریبونل نے اپنے نوٹس میں میاں ممتاز محمد خان دولتانہ کو مطلع کر دیا تھا کہ اگر وہ چاہیں تو الزامات کی صفائی پیش کرنے کی بجائے سیاسی زندگی سے کنارہ کش ہو سکتے ہیں، ایسی صورت میں ان کے خلاف تمام کارروائی روک دی جائے گی اور وہ ۳۱ دسمبر ۱۹۶۶ء تک کسی انتخابی ادارے کی رکنیت یا امیدواری کے نااہل متصور ہوں گے۔

# دلائی لاما کے خزانے کی اٹھارہ ٹن چاندی کلکتہ میں

## فروخت کردی گئی

نئی دہلی ۲۶ فروری بھارتی اخبار سٹیٹسمین نے اطلاع دی ہے کہ دلائی لامہ نے کلکتہ میں ۱۸ ٹن چاندی فروخت کی ہے جس سے انہیں تین لاکھ پچاس ہزار روپے کی رقم وصول ہوئی ہے۔ اخبار نے مزید لکھا ہے کہ سونے کے کاروبار کرنے والے ماہرین کا کہنا ہے کہ کلکتہ میں دلائی لامہ کے خزانے میں قریباً ۲ ٹن سونا بھی موجود ہے جس کی موجودہ قیمت ۱۳۰ ملین روپے سے کم نہیں۔ بھارتی وزیر اعظم پنڈت جواہر لعل نہرو نے اگلے روز پارلیمان میں انکشاف کیا تھا۔ کہ دلائی لامہ کے نمائندوں نے ۱۹۵۰ء میں سکم حکومت سے رابطہ قائم کیا تھا کہ چند صندوق جمع کرائے جا سکیں۔ چند مہینے پیشتر یہ صندوق کلکتہ بنک میں بھیج دئے گئے تھے۔ پنڈت نہرو نے یہ بھی کہا تھا کہ ان کے خیال میں خزانے کی یہ رقم سولہ ہزار تبتی پناہ گیروں پر خرچ کی جائے گی۔

# لداخ میں نمک کی کان پر چینیوں کے قبضے کی تصدیق

نئی دہلی ۲۶ فروری۔ بھارتی وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے آج اعتراف کیا کہ چینیوں نے شمال مشرقی لداخ کے علاقے میں منتھم کی نمک کی جھیل اور کان پر قبضہ کر لیا ہے آپ نے کہا کہ یہ کان سرحد کے ڈیڑھ سو میل اندر بھارتی علاقے میں واقع ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ پنڈت نہرو نے چند ہی روز قبل اس علاقہ پر چینیوں کے قبضہ کی تردید کی تھی۔ آج پنڈت نہرو کے اعتراف کے بعد سرکاری حکام نے انکی سابقہ تردید پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا (وزیر اعظم کا سابقہ بیان غلط فہمی پر مبنی تھا) پنڈت نہرو نے جو لوک سبھا میں بیان دے رہے تھے بعض اخبارات میں شائع ہونے والی ان اطلاعات کو درست تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ کہ چینی فوج بدھ بھکشوؤں کے بھیس میں جنوبی لداخ کے یرادا اور زانسکر کے علاقوں میں داخل ہو گئی ہے

دریں اثنا باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ پنڈت نہرو نے ماہ رواں کے اوائل میں چینی وزیر اعظم مسٹر چواین لائی کو بات چیت کے لئے آنے کی جو دعوت دی تھی ابھی تک اس کا جواب موصول نہیں ہوا ہے۔

# ہر قطعہ میں اراضی کاشت کرنے کی تلقین

شیخوپورہ ۲۶ فروری۔ وزیر خوراک لفٹننٹ جنرل اعظم خان نے کل یہاں بنیادی جمہوری اداروں کے اراکین کو تلقین کی ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقوں میں قابل کاشت اراضی کا کوئی بھی قطعہ خالی نہ رہنے دیں۔ آپ نے ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت ایسے تمام ذرائع اختیار کرے گی۔ جن سے زیادہ سے زیادہ اراضی زیر کاشت آ سکے۔ وزیر خوراک وزیر اعظم نے جو کل صبح یہاں پہنچے تھے پانچ گھنٹے تک نہایت مصروف وقت گزارا

# بنیادی جمہوریتیں دو ماہ تک زکوٰۃ جمع کرنا شروع کر دیں گی

## دیہات میں زکوٰۃ جنس کی صورت میں بھی وصول کی جائے گی

کراچی ۲۷ فروری۔ حکومت پاکستان نے حال ہی میں زکوٰۃ کی وصولی کے لئے جو ادارہ قائم کیا تھا اسکے سربراہ مسٹر ایس اے صدیقی نے توقع ظاہر کی ہے کہ دو تین ماہ کے اندر تمام ملک میں بنیادی جمہوریتوں کے ذریعے زکوٰۃ جمع کرنے کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

مرکزی حکومت نے یہ ادارہ زکوٰۃ کی وصولی میں باقاعدگی پیدا کرنے کے لئے قائم کیا ہے۔ مسٹر صدیقی نے کل کراچی میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ اس ادارے کی شاخیں دونوں صوبوں اور بعد ازاں تمام اضلاع میں قائم کی جائیں گی اور اس سلسلے میں ایک تفصیلی پروگرام مرتب کیا جا رہا ہے آپ نے کہا کہ زکوٰۃ کی وصولی رضاکارانہ بنیادوں پر ہوگی اور کسی غیر مسلم سے زکوٰۃ دینے کے لئے نہیں کہا جائے گا لیکن مستحق اور غریب غیر مسلم زکوٰۃ سے فائدہ اٹھا سکیں گے

ادارہ زکوٰۃ کے سربراہ نے مزید کہا کہ میں نے ادارے کی کارکردگی کے متعلق ایک تفصیلی رپورٹ کابینہ میں پیش کر دی ہے جو اس پر پوری طرح غور کرنے کے بعد کوئی قطعی فیصلہ کرے گی۔ مسٹر صدیقی نے کہا میں نے تجویز پیش کی ہے کہ بنیادی جمہوریتوں کی یونین کونسلوں کو زکوٰۃ کی وصولی کا کام تفویض کیا جائے اس تجویز کے مطابق ہر بنیادی جمہوریت کے تحت دو کمیٹیاں قائم کی جائیں گی۔ ان میں سے ایک زکوٰۃ وصول کرے گی۔ اور دوسری زکوٰۃ کی تقسیم کی ذمہ دار ہوگی

مسٹر صدیقی نے کہا کہ اگر تمام کام معمول کے مطابق ہوتا رہا تو توقع ہے کہ اس سکیم پر دو تین ماہ کے اندر پوری رفتار سے عملدرآمد شروع ہو جائے گا اور جب زکوٰۃ کی وصولی اور تقسیم کا کام منظم طور پر ہونے لگے گا تو ملک میں کوئی شخص بھوکا نہیں سوئے گا۔ مسٹر صدیقی نے جو ملٹری اکاؤنٹنٹ جنرل کے عہدے پر بھی فائز رہ چکے ہیں۔ اپنی پریس کانفرنس میں مزید بتایا کہ دیہی علاقوں میں زکوٰۃ جنس کی صورت میں بھی وصول کی جائے گی اس زکوٰۃ کا ۱/۲ حصہ اسی گاؤں کے غریب لوگوں میں تقسیم کر دیا جائے گا اور باقی ماندہ جنس کی مالیت مرکزی فنڈ کو منتقل کر دی جائے گی۔ مرکز اس رقم کو عوامی بہبود کی سکیموں پر صرف کرے گا۔ مسٹر صدیقی نے ادارہ زکوٰۃ کے بارے میں دوسری تفاصیل بھی پیش کیں۔ اور اس کی ضرورت اور اہمیت پر روشنی ڈالی۔ آپ نے کہا مادی سہولتوں اور خوشحالی کے لئے سرمایہ دارانہ معیشت کے نظریات میں داخلی تصادم ناگزیر ہے کیونکہ اس معاشرے میں طلب ہمیشہ رسد سے زیادہ ہوگی۔ اس مسئلہ کا حل صرف یہی نہیں کہ پیداوار میں اضافہ کیا جائے بلکہ دولت کی منصفانہ تقسیم اور مذہبی قدروں کا احیاء بھی ضروری ہے۔ سرمایہ دارانہ معیشت جن نظریات پر مبنی ہے وہ ہمارے دکھوں کا مداوا نہیں بن سکتے اور نہ وہ ہمیں خدا کی منکر کمیونزم سے بچا سکتے ہیں۔ جو بڑی تیزی سے ہر جگہ داخلی انتشار پھیلا رہی ہے۔

مسٹر صدیقی نے کہا کہ ہمیں ایسے قوانین کی ضرورت ہے جو ایک طرف تو دولت کو چند خاندانوں کے پاس جمع ہونے سے روکیں اور دوسری طرف وہ ہر فرد کو خوراک مکان اور لباس کے معاملے میں اسکی کم از کم ضروریات مہیا کرنے کی ضمانت دیں قوانین کے ذریعے اسبات کا بھی انتظام کرنا چاہیئے کہ محض دولت کی بناء پر کوئی شخص کو دیتی نہ بن جائے بلکہ ورثہ کو جتنے بھی حصوں میں ممکن ہو تقسیم کر دینا چاہیئے

# رچنا دوآب میں سیم اور تھور کے انسداد کی مہم

## مربوط منصوبہ تیار کرنے کے لئے اعلیٰ اختیارات کی کمیٹی قائم کر دی گئی

لاہور ۲۷ فروری۔ حکومت نے اعلیٰ اختیارات کی ایک کمیٹی قائم کی ہے جو راوی اور چناب کے درمیانی علاقے۔ رچنا دوآب میں سیلاب کی روک تھام اور سیم اور تھور کے انسداد کے لئے ایک مربوط منصوبہ تیار کرے گی۔ مسٹر غلام اسحاق خاں سی ایس پی کمیٹی کے چیئرمین ہوں گے۔

کمیٹی کے باقی تین ارکان کے نام یہ ہیں۔ مسٹر محمد افضل (سیکرٹری محکمہ آبپاشی و برقیات مغربی پاکستان) مسٹر ایس اے مجید ایڈیشنل چیف انجینئر (سیلاب) اور مسٹر سردار خاں (ایڈیشنل چیف انجینئر آبپاشی)

اعلیٰ اختیارات کی یہ کمیٹی قائم کرنے کا فیصلہ کل سینئر افسروں کی ایک کانفرنس میں کیا گیا۔ جو خوراک و زراعت اور وسائل آب کے وزیر لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خاں کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔

اس کانفرنس میں رچنا دوآب کے علاقے میں سیلاب اور سیم و تھور کے انسداد کے منصوبوں کا تفصیل سے جائزہ لیا گیا۔ جس کے بعد جنرل اعظم نے ہدایت کی کہ منصوبے مرتب کئے جا چکے ہیں۔ لیکن جنہیں ابھی تک قطعی شکل نہیں دی گئی ان کے بارے میں فوری فیصلے کئے جائیں گے۔ مذکورہ کمیٹی اس ہدایت کے پیش نظر قائم کی گئی ہے۔

## ولادت

مورخہ ۲۶ اور ۲۷ فروری ۱۹۶۰ء بروز جمعہ و ہفتہ کی درمیانی شب مکرم ملک نسیم احمد صاحب وکیل ڈیرہ غازی خاں کے گھر لڑکی پیدا ہوئی ہے۔ نومولودہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی نواسی ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک صالحہ اور خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے۔ آمین

## لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

حالات پر نظر رکھیں۔ دوسروں کی مثالوں کی کورانہ تقلید نہ کریں۔ اپنے ملک کے حالات کا مطالعہ کیجئے اور خود سے یہ سوال پوچھئے کہ کون کی چیز ہمارے لئے سب سے زیادہ موزوں رہے گی اس سوال کے صحیح اور دیانتدارانہ جواب ہی سے ہمارے مسائل کا حل ہوگا۔ دوسرے لفظوں میں ہمیں حقیقت پسندی سے کام لینا چاہیئے۔ اور ہمارے طرز فکر میں انفرادیت ہونی چاہیئے یہ کام محنت اور مستعدی سے انجام دینے کی کوشش کیجئے۔



(بقیہ صفحہ ۵)

| نمبر | نام | تعداد | نمبر | نام | تعداد | نمبر | نام | تعداد |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۷۰ | محمود آباد (جہلم) | ۴۸ | ۷۱ | شیخ پور (گجرات) | ۴۸ | ۷۲ | چک ۳۱۲ گھتوالی | ۴۸ |
| ۷۳ | چک [illegible] | ۴۷ | ۷۴ | ڈیرہ اسماعیل خاں | ۴۷ | ۷۵ | میرپور (آزاد کشمیر) | ۴۶ |
| ۷۶ | جیاپور (سندھ) | ۴۵ | ۷۷ | بھیرہ | ۴۵ | ۷۸ | ہیلول پور (سیالکوٹ) | ۴۴ |
| ۷۹ | منڈی بوریوالہ | ۴۳ | ۸۰ | بھکر | ۴۳ | ۸۱ | بدین | ۴۳ |
| ۸۲ | جمیس آباد | ۴۲ | ۸۳ | ننکانہ صاحب | ۴۲ | ۸۴ | سمبڑیال | ۴۲ |
| ۸۵ | پتوکی منڈی | ۴۱ | ۸۶ | کھاریاں | ۴۰ | ۸۷ | بھڈال | ۴۰ |
| ۸۸ | گکھڑ منڈی | ۴۰ | ۸۹ | منگلا ڈیم | ۳۹ | ۹۰ | میانوالی | ۳۸ |
| ۹۱ | روڈہ | ۳۷ | ۹۲ | چارسدہ | ۳۷ | ۹۳ | عارف والا | ۳۶ |
| ۹۴ | فارنگ منڈی | ۳۵ | ۹۵ | چک ۱۶۸/۱۷۱ منگلا | ۳۴ | ۹۶ | بیراج کالونی | ۳۳ |
| ۹۷ | نوکوٹ | ۳۳ | ۹۸ | دولتہ زیدکا | ۳۲ | ۹۹ | سنجر چانگ | ۲۹ |
| ۱۰۰ | چک ۳۳-۳۲ ج ب | ۲۷ | ۱۰۱ | چک ۱۲۵ جہانیاں | ۲۶ | ۱۰۲ | علی پور (مظفرگڑھ) | ۲۶ |
| ۱۰۳ | مسن بادہ | ۲۵ | ۱۰۴ | چک ۹ | ۲۴ | ۱۰۵ | چک ۲۶۷ | ۲۴ |
| ۱۰۶ | لیاقت آباد | ۲۳ | ۱۰۷ | چک ۵ ج | ۲۱ | ۱۰۸ | گوئیکی | ۲۰ |
| ۱۰۹ | کوٹلی (آزاد کشمیر) | ۱۷ | ۱۱۰ | اود آباد | ۱۷ | ۱۱۱ | گوٹھ ننھے خان | ۱۷ |
| ۱۱۲ | چک ۳۵ ج ب | ۱۳ | ۱۱۳ | کارہ دیوان سنگھ | ۱۱ | ۱۱۴ | دوہرگ | ۱۰ |
| ۱۱۵ | نارووال | ۸ | ۱۱۶ | برج ورکی مسکھ | ۷ | ۱۱۷ | ڈنگہ پور | ۷ |
| ۱۱۸ | چک ۵۶۵ گ ب | ۶ | ۱۱۹ | ڈگھو دیہہ ازاڑہ | × | | | |

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴